فتاوی

سوال:- قال ابو عبد الله سمعت الکوسج اسحق بن منصور یقول فی قولهم فی الذکاة لا یقضی بها مذمة قال مَذِمَّة بکسر الذال من الذِمام وبفتح الذال من الذم (ابن ماجہ ص۲۳۸ باب ذکوۃ الجنین ذکاۃ امہ)۔ اس عبارت میں "قولہم" میں ہم کی ضمیر سے کون مراد ہیں اور "ذِمام" سے ماخوذ ہونے کی صورت میں مذکورہ قول کا کیا مطلب ہے اور "ذم" سے لینے کی صورت میں کیا؟ اور "ذکوٰۃ" ذال سے لینا چاہئے یا زاء سے ہر دو صورت کیا مفہوم ہو گا۔ اس عبارت کی پوری تشریح مع مناسبت باب مطلوب ہے ونیز یہ قول ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی کتاب میں مذکور ہے یا نہیں؟ اور یہ محدثین کا مقولہ ہے یا کسی اور کا؟ محمود الحسن۔ آگرہ۔ خریدار محدث ۳۰۷۳

جواب:- الظاهر ان المراد بضمير جمع المذكر الغائب فی "قولهم" الفقهاء ولا اريد بهم فقهاء الحنفية الذين انس بهم سمعك وولع بهم قلبك فان المراد ههنا فقهاء اصحاب الحديث لا اهل الرأى كما لا يخفى۔ ولا يختلف معنى القول المذكور والمرادُ منه سواء كانت "المذمة" بكسر الذال من الذمة والذمام او بفتح الذال من الذم فالمعنى واحد فى كلتا الصورتين كما سيأتى۔ و"الذكوة" بالذال لا بالزاى المعجمة فانها اذا كانت بالزاى يضطر لتوجيه القول المذكور الى تكلف شديد ينبو عنه الطبع السليم ومع ذلك لا يظهر وجه المناسبة للباب فلا علينا لو اعرضنا عن بيان معناها۔ ولم نجد هذا القول او ما هو فى معناه فى كتاب آخر مع الاستقراء والتتبع البالغ ويمكن ان يكون مذكورا فى مجموع المسائل التى علقها ودونها فى الفقه اسحق بن منصور الكوسج المروزى عن الامام احمد الشيبانى ونسخة من مسائله التى دونها هو عن الامام احمد موجودة فى المكتبة الظاهرية بدمشق وفقنا الله للاستفادة منها۔ ونرجو ممن يقف على القول المذكور فى النسخة التى اشرنا اليها او فى كتاب آخر ان يخبرنا بمظانه ولا يضن فان فوق كل ذى علم عليم۔ والعلم كنز لا خير فى اخفاءه عن اهله۔ ولا توجد هذه العبارة فى غير مطبوعات الهند من سنن ابن ماجه فالله اعلم بصحة النسخة الهندية وشرحُ القول المذكور فيها وايضاحه على ما نرى والله اعلم بمراد قائليه۔ هكذا۔ قال ابن ماجه صاحب السنن سمعت اسحق الكوسج الذى هو احد الائمة من اصحاب الحديث ومن تلامذة الامام احمد واسحق بن راهويه وغيرهما من كبار فقهاء المحدثين ومن شيوخ الجماعة غير ابى داؤد يقول فى قولهم) اى فى بيان معنى قول الفقهاء ولم اقف على اسماء من ارادهم على التعيين (فى الذكاة) مصدر من ذكى الذبيحة يذكوا اى ذبحها بمعنى المذكى والمراد منها الجنين المذكور فى الحديث وانما اطلق عليه الذكاة بمعنى المذكى لانه فى حكم

اما التی ہی مذکاۃ حقیقۃ (لایقضی) بصیغۃ المجہول ای لایؤدی فالقضاء ھھنا بمعنی الاداء کما فی قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا (بہا) ای بالذکاۃ التی ارید بہا الجنین (مذمۃ) ای حق (قال) اسحٰق الکوسج زمذمۃ بکسر الذال من الذمام) بکسر اولہ (ولفتح الذال من الذم) لمعنی الفقہاء فی قولہم ھذا بالمذمۃ الحق لان اداء الحق یکون فی ذمۃ من علیہ الحق فلا یسقط من ذمتہ حتی یؤدیہ الی صاحبہ او یبرءہ ھو عن حقہ ولان الذی یضیع حق الغیر ولا یؤدیہ یکون معیبا ومذموما۔ یقال ھو یحفظ مذمتہ ای حقہ وحرمتہ وقضی مذمتہ و ملامتہ ای احسن الیہ خوف الذم وقال الجزری فی النہایۃ فی شرح قولہ ماذا یذہب عنی مذمۃ الرضاع المذمۃ بالفتح مفعلۃ من الذم و بالکسر من الذمۃ والذمام وقیل ہی بالکسر والفتح الحق والحرمۃ التی یذم مضیعہا والمراد بمذمۃ الرضاع الحق اللازم بسبب الرضاع انتہی مختصرا۔ قلت قول الفقہاء ھذا انما ھو فی مثل ان الرجل اذا کانت فی ذمتہ شاۃ بسبب من الاسباب کجزاء الصید وفدیۃ الاذی وھدی التمتع او القران والنذر والاضحیۃ عند من اوجبہا وغیر ذلک فکانت ہی علیہ حقا لازما بحیث یعاب ویذم ان لم یؤدہ فلا یؤدی بالذکاۃ ای الجنین المذکور الحق الثابت علیہ ای الشاۃ اللازمۃ فاذا اصطاد المحرم او الحلال فی الحرم صیدین مما یجب علیہ فی جزاءہ شاتان فلا یؤدی بالذکاۃ ای الجنین احد الجزائین ای لا یسقط من ذمتہ بالذکاۃ المذکورۃ احد الشاتین اللازمتین الواجبتین علیہ فی جزاء الصیدین فافہم وتامل بالتامل الصادق ولا تعجل وبما قلنا فی توجیہ العبارۃ المذکورۃ وتوضیحہا ظہرت مناسبتہا للباب ولم تبق اجنبیۃ عن الترجمۃ۔

سوال

(۱) ایک شخص نے منت مانی کہ میرا لڑکا بیماری سے اچھا ہوجائے تو میں قرآن شریف ختم کراؤں گا۔ اب لڑکے کے تندرست ہوجانے کے بعد چند آدمیوں کو بلاکر قرآن شریف ختم کرانا اور اس کے بعد چائے یا شیرینی سے ان کی او دوسروں کی تواضع کرنی اور یہ چائے اور مٹھائی قبول کرنی اور کھانی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کوئی شخص یونہی اس طرح منت مانے کہ میں قرآن شریف ختم کراؤنگا۔ کیا وہ کسی شخص کو اجرت دیکر قرآن ختم کراسکتا ہے؟ اور کیا ختم کرنے والے کے لئے یہ اجرت و معاوضہ حلال ہوگا؟

(۳) کیا میت کے پاس قبل دفن کرنے کے کچھ لوگوں کا جمع ہوکر قرآن شریف پڑھنا درست اور جائز ہے؟۔

استانی کرم بی بی۔ راولپنڈی

جواب:۔ (۱) غیر معصیت یعنی مباح اور طاعت کے کاموں کی منت یعنی نذر کا ایفاء شرعاً ضروری اور لازم ہے۔ (نیل الاوطار) پس اس منت کو پوری کرنے کیلئے قرآن شریف ختم کرانا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے اور ختم قرآن کراکر چا پلانی یا شیرینی تقسیم کرنی اور اس شیرینی کا قبول کرنا اور کھانا جائز و مباح ہے۔ کراہت اور منع کی کوئی دلیل